OPEN ACCESS
Al-Azvā الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 36, Issue, 56, 2021
www.aladwajournal.com

امام ابن ابی شیبہؒ کے علم حدیث میں امتیازی خصائص
ایک تحقیقی مطالعہ

Distinctions of Imām Ibn Abī Shaibah in the Sciences of Hadiṭh
A Research Study

Irfan Jafar (corresponding author)
Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Pakistan

Shahzada Imran Ayub
Assistant professor, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Pakistan

KEYWORDS

Tafarrud;IbnAbī Shaibah;ḥadīth ʻĀlī; Maqṭūʻ; Jarḥ wa-l-taʿdīl

Date of Publication:
31-12-2021

Abstract

Imām Ibn Abī Shaibah belongs to the 2nd/3rd century AH. He attained a high position in the science of *ḥadīth*. He not only taught *Ḥadīth* but also preserved it in writing for the *ūmmah* in various forms. He also has many distinguishing features in the science of *ḥadīth* in which he introduced different methods in the art of *ḥadīth* by adopting a unique method and style unlike the other *scholārs* and his contemporaries. The most notable of these is the confirmation of your authenticity and the narration of the traditions with the highest authority. In his books of *ḥadīth*, he has adopted a special style of *Jarḥ wa-l-taʿdīl* and has formulated specific terms for this art. Some of his characteristics are such that it has a unique place in the books of *ḥadīth* *"Al-Muṣannaf"* and that is to adopt a unique style of composing a permanent book in"*Imām Abū Ḥanīfa*" which introduced a new dimension in the books of hadith. Secondly, to compile his book "*Al-Mūsnād*" in contrast to the *Mūsnād* of other narrators. The third is to compile a collection of *ḥadīths*

consisting of "literature and good morals" which is considered to be the first book in his art. In addition, there are many other differences which are very important in the art of *ḥadīth* and which are a mirror of the valuable services of *Imām Ibn Abī Shaibah* in the art of *ḥadīth*.

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم العبسی الکوفیؒ (۱۵۹ھ۔ ۲۳۵ھ) کا شمار ان متقدمین ائمہ حدیث میں ہوتا ہے جنہوں نے علم حدیث کی نشر واشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔آپ نے علم حدیث پڑھنے پڑھانے پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ اسے تحریر و تصنیف کے ذریعے آنے والی نسلوں کے لیے بھی محفوظ کر دیا۔آپ حسنِ تصنیف وتالیف میں منفرد مقام کے حامل تھے ۔ محدثین وعلمائے کرام نے آپ کے تبحر علمی ، فن حدیث میں دسترس اور انفرادی منہج تالیف کو قابل تحسین قرار دیاہے۔آپ کی عدالت وثقاہت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتاہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے چار (بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ) نے آپ سے بلاواسطہ استفادہ کیا ،احادیث سنیں اور اپنے مجموعہ ہائے احادیث میں آپ کی روایات کو جگہ دی۔امام ابن شیبہؒ کی تصانیف جس طرح جمع و تدوینِ حدیث کا حسین مرقع ہیں ویسے ہی آپ کی وسعتِ علمی اور محدثانہ طرزِ فکر کا ثبوت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپؒ کے فن حدیث میں تفردات کی بھی مظہر ہیں۔

تفردات دراصل تفرد کی جمع ہے اور اس سے مراد کسی کے قول، فعل اور وصف وغیرہ میں ایسی یکتائی ہے جس میں کوئی بھی اس کا مثل نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خالق نہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے علاوہ کوئی ذبیح اللہ نہیں، حضرت محمد ﷺ کے علاوہ کوئی خاتم النبیین نہیں وغیرہ وغیرہ۔ان اوصاف کے لحاظ سے ہر ایک کو اپنے اپنے وصف کے ساتھ منفرد کہا جائے گا۔ بالفاظ دیگر تفرد کسی شخصیت کی ایسی خصوصیت کا نام ہے جو صرف اسی میں پائی جاتی ہے اور کسی میں موجود نہ ہو۔ تفرد کے حوالے سے یہاں مزید یہ ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تفرد محض کسی کی خصوصیت کا نام ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بری۔آسان زبان میں تفرد کسی بھی عالم ،فقیہ یا محدث کی اس رائے کو کہتے ہیں جو جمہور علماء و محدثین کی آراء سے منفرد ہو۔ آئندہ سطور میں امام ابن ابی شیبہؒ کے تفردات کے حوالے سے انہی منفرد خصائص کو تحقیق کے ساتھ بیان کیا جارہاہے۔

آیاتِ احکام کی تفسیر اور تفسیری اختلافات

امام ابن ابی شیبہؒ کتب احادیث میں آیاتِ احکام کی تفسیر کرنے میں اوّلین حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؒ نے مستقل طور پر ایک کتاب تفسیر بالماثور پر تحریر فرمائی۔ علاوہ ازیں آپؒ نے اپنی کتاب ''المصنف لابن ابی شیبہ'' میں

آیات احکام کی تفسیر سلف صالحین کی معتبر کتب تفاسیر کی روشنی میں کی ہے۔اس ضمن میں آپ نے مستقل طور پر کوئی کتاب اور باب قائم نہیں کیا، بلکہ احکام کے تحت آیات کو لاکر ان کی احادیث کی روشنی میں تفسیر اور اختلاف ذکر کر دیتے ہیں۔امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتاب ''**المصنف**'' میں ائمہ مفسرین کے تفسیری اقوال واختلافات کو ذکر کیا ہے، جس کی مثال حسب ذیل ہے۔

- قرآنی آیت ((أَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ))[1] کی تفسیر میں آپ نے ایک مستقل باب باندھا ہے۔اس میں آپ نے صحابہ کرامؓ کے اقوال نقل کئے ہیں کہ اس آیت سے کیا مراد ہے؟اس بارے میں آپ نے تین اقوال نقل کئے ہیں جن کا مختصر بیان درج ذیل ہے:

1. **ہاتھ سے چھونا:** اس کے قائل ابو عثمانؒ ہیں۔حضرت ابو عثمانؒ فرماتے ہیں اس سے مراد ہاتھ سے چھونا ہے۔
2. **جماع:** اس کے قائل حضرت علیؓ، عبداللہ بن عباسؓ، امام حسنؒ ہیں۔ان کے نزدیک یہاں جماع مراد ہے۔
3. **جماع سے کم:** اس کے قائل حضرت عبداللہ بن عمرؓ، امام شعبیؒ، ابو عبیدہؒ ہیں۔ان کے نزدیک اس سے مراد ایسا چھونا ہے جو جماع سے کم ہو۔[2]

علاوہ ازیں "کتاب الصلوة" میں ایک باب قرآنی آیت ((أَقِمْ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ))[3] کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔[4] جس میں صحابہ وتابعین وائمہ کرام کے مختلف تفسیری اقوال نقل کئے ہیں۔اور اگر صحابیؓ یا تابعیؒ نے کسی آیت کی تفسیر بیان کی ہو تو امام ابن ابی شیبہؒ اس کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔

جیسا کہ مجاہدؒ اس آیت مبارکہ ((إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحاً يُوَفِّقْ اللَّهُ بَيْنَهُمَا))[5] کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اس سے مراد دو ثالث ہیں"[6] اہل علم نے اس کو امام ابن ابی شیبہؒ کے تفردات میں سے قرار دیا ہے کیونکہ یہ طرز تحریر کتب احادیث میں آپ سے پہلے کسی نے اختیار نہیں کیا۔

امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک اصح الاسانید

امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک اصح الاسانید یہ ہے کہ جس کو ڈاکٹر محمود طحان نے "تیسیر مصطلح الحدیث" میں نقل کیا ہے کہ کسی بھی سند کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ اصح الاسانید ہے۔بعض ائمہ کرام کے نزدیک اصح الاسانید کے بارے میں متعدد اقوال منقول ہیں۔ہر امام نے جس سند کو ترجیح دی ہے وہ اس کے نزدیک قوی واصح الاسانید ہے، ان میں چند صحیح ترین اسناد ذیل میں منقول ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

1. پہلی سند" الزهر ى ،عن سالم، عن ابيه "ہے یہ قول اسحاق بن راہویہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ سے مروی ہے۔
2. دوسری سند" ابن سيرين ، عن عبيدة ،عن على" ہے۔یہ قول ابن المدینیؒ اور فلاسؒ سے مروی ہے۔
3. تیسری سند" اعمش عن ا براہيم عن علقمه عن عبد الله بن مسعود "ہے۔یہ قول ابن معین سے مروی ہے۔
4. چوتھی سند "الزهرى عن على بن الحسين عن ابيه عن على"ہے یہ قول امام ابو بکر ابن ابی شیبہ سے مروی ہے۔ [7]

آخر الذکر سند امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک اصح الاسانید میں سے ہے۔یہ سند آپ کے تفردات میں سے ہے۔

روایات کو اسانید عالیہ کے ساتھ بیان کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ تبع تبع تابعین کے طبقہ میں سے ہیں۔اس طرح ان کی اسانید رباعیات وخماسیات سے ہو نگی ،لیکن آپؒ نے اپنی کتب میں اکثر روایات کو اسانید عالیہ [8] کے ساتھ جمع کیا ہے،جو ثلاثیات میں سے ہیں ۔اور ثلاثیات ان اسناد کے لئے بولا جاتا ہے" جن میں راوی اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان فقط تین افراد ہوں"،جس کی مثال یہ ہے:قوله((حدثنا اسماعيل بن علية عن ابى ريحانة عن ابى سفينة صاحب رسول الله ﷺ قال:كان رسول الله ﷺ يغتسل بالصاع ،ويتطهر بالمد)) [9] اور صحابہ کرام اور امام ابن ابی شیبہؒ کے درمیان فقط دو افراد ہوں اس کو ثنائیات کہتے ہیں۔اس طرح کی مثالیں ان کی کتب میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ یہاں فقط بطور مثال ایک ذکر کی جارہی ہے۔"قوله((حدثنا هشيم عن ابى حمزة قال: رأيت ابن عباس يخلل لحيتهااذا توضا)) [10]

اسی طرح ان کی کتب میں اسانید نازلہ بھی پائی جاتی ہیں۔یہ امام ابن ابی شیبہؒ کی منفرد خصائص میں سے ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے رد میں ایک کتاب تحریر کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتاب ''المصنف'' کی ایک جلد میں ایک مستقل کتاب امام ابو حنیفہؒ کے رد میں بیان کی ہے۔جس کو انہوں نے" كتاب الرد على ابى حنيفة"کے عنوان سے قائم کیا ہے۔اور جس کے شروع میں

لکھتے ہیں :((ھذا ما خالف به ابو حنیفة الاثر الذی جاء عن رسول الله ﷺ)) [11] ”ان مسائل کا بیان جن میں ابو حنیفہ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف رائے دی ہے“

اس کتاب میں امام ابن ابی شیبہؒ نے ایک سو پچیس (۱۲۵) ایسے مسائل فقہیہ ذکر کیے ہیں، جن میں آپؒ کے بقول امام ابو حنیفہؒ نے حدیث رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے۔اس کتاب کا طرز تالیف یہ ہے کہ آپ نے کسی ایک مسئلہ پر چند احادیث، جن میں مرفوع، موقوف، مرسل اور منقطع ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں، ذکر کرتے ہیں اور آخر میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے ذکر کرتے ہیں۔

یہ امام ابن ابی شیبہؒ کی جلالت علمی اور فقہیانہ و محدثانہ بصیرت ہے کہ انہوں دیگر محدثین کے بر خلاف کتب احادیث میں ایک ایسا باب رقم کیا ہے، جو دوسرے متقدم محدثین نے نہیں کیا۔ آپؒ نے مکمل ایک کتاب امام ابو حنیفہؒ کی رائے کی مخالفت میں تحریر کی ہے۔آپ سے پہلے کسی محدث نے اس طرح کا اسلوب نہیں اپنایا کہ فقہی مسائل میں اختلاف کر کے ایک شخص کی آراء کے خلاف احادیث جمع کی ہوں۔ یہ امام ابن ابی شیبہؒ کے تفردات میں سے ہے، چنانچہ امام ابن ابی شیبہؒ چند احادیث ذکر کرنے کے بعد فرمادیتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کی رائے اس بارے میں یہ ہے۔مزید تفہیم کے لیے ذیل میں مثال پیش کی جارہی ہے۔

((حدثنا جریر عن مغیرة عن الشعبی ان النبی ﷺرجم یهودیاً و یهودیةً)) [12] ”امام شعبیؒ سے روایت کہ بے شک نبی ﷺ نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا“ اور اس کے بعد انہوں نے امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کر دیا کہ ((وذکر ان ابا حنیفةقال:لیس علیهما رجم)) [13] ”امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول ذکر کیا جاتاہے کہ :”یہودی مرد و عورت پر سنگساری کا حکم نہیں“

اس طرح آپ کے بقول ۱۲۵ مسائل میں امام ابو حنیفہؒ نے ان آثار کی مخالفت کی ہے جو حضور ﷺ سے منقول ہیں۔اس طرح کا کام امام ابن ابی شیبہؒ سے پہلے کسی محدث نے نہیں کیا۔ یہ امام ابن ابی شیبہؒ کے تفردات میں سے ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ کے اس باب میں مذکور اعتراضات کے جواب میں متعدد اہل علم نے مختلف ادوار میں قلم اٹھایا ہے اور اس امر کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی ہے کہ ان مسائل میں امام ابو حنیفہ نے احادیث رسول ﷺ کی مخالفت نہیں کی بلکہ ان کے مؤقف کی بنیاد بھی بعض دوسری احادیث رسول ﷺ پر ہے جنہیں وہ اپنے اصول اجتہاد کی بناء پر ترجیح دے رہے ہیں۔ چنانچہ امام ابن ابی شیبہؒ کے اس موقف کے جواب میں جن اہل علم علماء نے قلم اٹھایاہے ان میں حافظ عبدالقادر القرشی الحنفی کی تصنیف” الدر المنفیة فی الردعلی ابن ابی شیبة فئ ما اورده

على ابى حنيفة " ،امام قاسم بن قطلوبغا کی کتاب"الاجوبة المنفية عن اعتراضات ابن ابى شيبة على ابى حنيفة " اور علامہ زاہد الکوثری کی تصنیف" النكت الطريقة فى التحدث عن ردود ابن ابى شيبة على ابى حنيفة "بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

"الادب لابن ابى شيبه" فن ادب میں سب سے پہلی تصنیف

امام ابن ابی شیبہ نے تدوین حدیث کے سلسلہ میں متعدد موضوعات پر کتب تالیف کیں۔ لیکن امام ابن ابی شیبہؒ "ادب اور محاسن اخلاق" پر مشتمل احادیث کا مجموعہ مرتب کرنے میں اوّلین حیثیت رکھتے ہیں۔ جس کی تقدیم اور انفرادی خصائص کے بارے میں ڈاکٹر رضا القہواجی لکھتے ہیں:

- امام ابن ابی شیبہ کی کتاب الادب اپنے موضوع پر لکھی جانے والی اولین کتاب ہے، اس سے پہلے کسی نے بھی اس موضوع پر قلم نہیں اٹھایا۔
- امام ابن ابی شیبہ اپنی اس کتاب کے حوالے سے یوں منفرد ہیں کہ آپ نے اس میں ایسی روایات ذکر کی ہیں جو محدثین کے ہاں یکسر غیر معروف تھیں۔[14]

کتاب" المسند" کی ترتیب میں خاص اسلوب

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتاب "المسند" میں دوسرے محدثین کی مسانید کے بر خلاف روایات کو جمع کیا ہے۔ مسانید میں روایات کو صحابہ کرامؓ کے نام پر ترتیب دیا جاتا ہے۔ انہیں بعض ائمہ حدیث نے حروف تہجی کے لحاظ سے، بعض نے سبقت اسلام کی بناء پر، بعض نے شرافت نسبی کی بناء پر اور بعض نے قبائل کی بناء پر ترتیب دیا ہے۔ لیکن امام ابن ابی شیبہؒ کی کتاب "المسند "اس مذکورہ طریق ترتیب کے بالکل بر عکس ہے، اس میں نہ حروف تہجی کا، نہ ہی سبقت اسلام و شرافت نسب کا اور نہ ہی قبائل کا اعتبار کیا گیا ہے بلکہ اس میں سب سے پہلے حضرت ابوایوب الانصاریؒ کی روایات کو جمع کیا گیا ہے جبکہ دوسری جلد کی ابتدا میں زید بن ارقمؓ کی روایات نقل کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں امام ابن ابی شیبہؒ منفرد نظر آتے ہیں۔

جرح وتعدیل میں امام ابن ابی شیبہؒ کا خاص اسلوب اور اصطلاحات

راوۃ حدیث کی جرح وتعدیل اور ان کے مراتب کی معرفت کے لیے کچھ مخصوص کلمات ہیں، جن سے ان کے درجات کا پتہ چلتا ہے اور اسی حساب سے ان کی مرویات پر حکم لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے کلمات جو عام

قاعدے کے بر خلاف مخصوص مرتبہ پر دلالت کرتے ہیں اور یہ صاحب قول کی خصوصی مصطلحات ہیں۔ جن کا جاننا از حد ضروری ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: "و ثم اصطلاحات لاشخاص ينبغي التوقف عليها" [15]

چونکہ امام ابن ابی شیبہؒ معتمد ائمہ جرح و تعدیل میں سے ہیں۔ آپؒ نے اپنی کتب میں اسانید رجال پر جرح و تعدیل کی ہے [16] جس کی مثال ذیل میں پیش خدمت ہیں۔

1. امام ابن ابی شیبہؒ جب اپنے شیوخ کی توثیق کرتے ہیں تو ان کے لیے فرماتے ہیں: ''وکان ثقۃ'' جیسے مخلد بن یزید اور زیادہ بن ربیع وغیرہ [17]
2. اسی طرح آپؒ نے بعض رجال السند کی بھی توثیق کرتے ہیں، جیسے قیس بن عبد اللہؒ اور مجاہد بن رومیؒ وغیرہ ان کے لئے بھی ''وكان ثقة'' [18] کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپؒ نے اپنے بعض شیوخ کے رواۃ، یا ان سے اوپر والے درجے کے محدثین کی توثیق و تعریف نقل کی ہے۔ ان میں خلف بن ربیع ابی حرزہؒ، محمد بن میمون بن مسیکہؒ وغیرہ شامل ہیں۔
3. آپ بعض رواۃ کو بعض پر ترجیح دیتے ہوئے باب کے آخر میں الفاظ ترجیح یوں "القول عندنا كذا، القول عندنا قول فلان" ذکر کرتے ہیں۔
4. امام ابن ابی شیبہؒ جس راوی کے بارے میں "لم ار به باساً" کہیں، تو وہ راوی ان کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔ [19]
5. ليس به باساً: امام ابن ابی شیبہ جس راوی کے بارے میں کہیں تو وہ راوی ان کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔
6. اور "وأثني عليه خيراً" : کے الفاظ سے امام ابن ابی شیبہؒ ایک راوی کی جانب سے دوسرے راوی کی تعدیل نقل کرتے ہیں۔ [20]

امام ابن ابی شیبہؒ کا روایات بیان کرنے کا خاص طریقہ

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتب کو اپنے شیوخ سے "حدثنا۔ اخبرنا" کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ جو تحمل و اداء کے اعلیٰ درجات پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن بعض مقامات پر انہوں نے دوسرے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ جیسے "بلغنا، بلغنی، اور ذُکر ان" وغیرہ۔ یہ صیغے انقطاع پر دلالت کرتے ہیں انکی مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

1. "كتاب التاريخ" کے "باب الكنى" میں حدیث ہے ((بلغنا ان اسم ابی بکر ---الخ)) [21]

2. امام ابو حنیفہؒ پر رد میں جو انہوں نے ایک "كتاب الرد على ابى حنيفه" لکھی ہے۔اس میں امام ابو حنیفہؒ کی طرف قول کو منسوب کرتے ہوئے یہ صیغہ ((وبلغنا ان ابا حنيفةقال كذا)) کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

3. اسی طرح انہوں نے اپنے شیوخ کے نام کو مخفی رکھتے ہوئے "حُدثت" مجہول کے صیغے بھی استعمال کئے ہیں۔ جسکی امثلہ یہ ہیں:((حُدثت عن جرير)) [22] اور اسی طرح((حُدثت عن ابن عينه)) [23] اس کے علاوہ انہوں نے وجادت کا صیغہ بھی استعمال کیا ہے۔((وجدت فی كتاب ابی--- الخ)) [24]

شیخ یا شیوخ کو مبہم رکھنا

امام ابن ابی شیبہؒ کبھی کبھار اپنے شیوخ سے روایات بیان کرتے ہوئے ان کے اسماء ذکر نہیں کرتے جس سے ابہام پیدا ہوتا ہے کہ یہ روایت امام ابن ابی شیبہؒ نے کس شیخ سے بیان کی ہے، جو سماع کے صیغے اتصال پر دلالت کرتے ہیں لیکن جس سے جہالت باقی رہتی ہے۔ جس کی چند ایک امثلہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

((حدثنابعض، اصحابنا))(25)((حدثنابعضالبصريين))اس کے علاوہ((حدثناشيخ لنا، حدثناشيخ لقيته بمنى، حدثنا بعض المشيخه))الفاظ کا بھی استعمال کرتے ہیں۔

نقل اسناد کا خاص طریقہ

اس بارے میں امام ابن ابی شیبہ نے جن اُمور کو بالخصوص اختیار فرمایا ہے ان کا حاصل درج ذیل ہے:

1. تحمل واداء کے صیغوں کے ساتھ رواۃ میں پائے جانے والے اختلاف یا فرق کو بھی بیان کرتے ہیں۔
2. رواۃ کی جانب سے سند میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کو بھی بیان کرتے ہیں۔
3. مرفوع اور موقوف روایت بیان کرنے والے رواۃ کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔
4. اگر کسی روایت میں شک پیدا ہو تو اس کو بھی بیان کرتے ہیں، اس کے لئے شک یا ظن وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں
5. اگر کسی ایک حدیث کے لیے متعدد اسانید ہوں تو ان تمام اسانید کو شیخ یا راوی تک پہنچانے کے لیے ایک مہمل حرف "ح" کا استعمال کرتے ہیں، پھر اس کے بعد دوسری سند ذکر کرتے ہیں۔ یہ اصطلاح خاص امام ابن ابی شیبہؒ کی ہے۔

رواۃ کا ابہام دور کرنا اور انہیں معروف نام سے ذکر کرنا

راوی اپنے نام، والد کے نام اور مشہور شہرت سے جانا جاتا ہے جس میں کوئی اشکال و ابہام نہیں رہتا جیسے ابن علیہؒ، وکیعؒ، ابن جریجؒ وغیرہ۔ لیکن جب ایک نام کے مختلف راوۃ ہوں یا ایک راوی کا مشہور نام چھوڑ کر اس کا غیر معروف نام ذکر کیا جائے تو اس وقت ابہام و اشکال پیدا ہوتا ہے، جیسے ابن سرینؒ کی بجائے محمد، ابن ابی رباحؒ کی بجائے عطاء، ابن ارطاۃؒ کی بجائے حجاج وغیرہ، یا پھر جب ایک طبقہ کے محدثین کا نام ایک ہی ہو تو اس وقت بھی ذہن میں ابہام واشکال پیدا ہوتا ہے جیسے " ابراھیم "اب دو ہیں نخعی یا تیمی، اور سفیان سے کہنے پر بھی ابہام پیدا ہوتا ہے کہ اس سے مراد سفیان ثوریؒ ہیں یا سفیان بن عیینہؒ، اور اسی طرح حماد سے بھی کہ اس سے مراد حماد بن سلمہؒ ہیں یا پھر حماد بن زیدؒ وغیرہ۔اس طرح کی صورت میں امام ابن ابی شیبہؒ راوی کی اس کے معروف نام کے ساتھ وضاحت کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ "قوله((حدثنا حفص عن عمروعن الحسن))"پس اس سند میں عمرو میں دو کا احتمال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے مراد عمرو بن عبیدؒ ہے یا عمرو بن مروانؒ۔ یہ دونوں ایک ہی طبقہ کے راوی ہیں۔اور امام حفصؒ دونوں سے روایت کرتے ہیں، لیکن ابن عبیدؒ زیادہ مشہور ہیں تو یہاں عمرو سے یہی مراد ہیں۔

متن کے معنٰی و مقصود کی وضاحت کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ متن کے معنی مرادی کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں تا کہ سامع کو معنٰی و مفہوم بالکل سمجھ میں آ جائے اور اس کے ساتھ ساتھ متون میں پائے جانے والے فرق کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ جس کی چند ایک امثلہ بطور استشہاد پیش خدمت ہیں۔

- حضرت حسنؓ کی روایت((انه رخص في الزجاج))اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:((قال:يعني بالنبيذ))(26)اس اثر میں معنی مقصود یہ ہے جگ کے اندر نبیذ رکھنے کے بارے میں رخصت بیان کی گئی ہے۔

روایت بالمعنٰی

امام ابن ابی شیبہؒ روایت بالمعنٰی کا بھی اہتمام کرتے ہیں، اس صورتحال میں ان کے پیش نظر بہت سے امور ہوتے ہیں جن میں سے چند اہم ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

1. ایک طویل روایت ذکر کرنے کے بعد دوسری جگہ مختصر متن کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔
2. ایک ہی جگہ پر متعدد احادیث و آثار ایک ہی متن کے ساتھ جمع کرتے ہیں۔

3. سند کو ذکر کرنے کے بعد متن حدیث واثر بیان کرتے ہیں جبکہ دوسری سند یا اسی سند سے روایت بیان کرتے ہوئے، متن کو ذکر نہیں کرتے بلکہ اس کے لئے " بمثله" یا پھر "بنحوه" کے الفاظ ذکر کر دیتے ہیں۔
4. بعض اوقات ما قبل باب یا روایات سابقہ پر حکم لگاتے ہوئے مختصر متن ذکر کرتے ہیں اور اس وقت ((عن فلان انه قال لابأس به)) الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔

مرفوع حدیث بیان کرنے کے مخصوص اسالیب

امام ابن ابی شیبہؒ مرفوع حدیث کو بیان کرتے ہوئے تین "رفعه، يبلغ به، رواية" صیغے استعمال کرتے ہیں۔ جن کی امثلہ پیش خدمت ہیں۔

1. قوله((عن ابی هريرة رفعه:"اذا قال الامام:سمع الله لمن حمده؛فقولوا:اللهم ربناولك الحمد)[27]
2. قوله((عن عطاء بن يسار يبلغ به النبی ﷺ:من سال و له اوقية او عدلها ؛ فهو يسال الناس الحافا)) [28]

امام ابن ابی شیبہؒ ایک ہی روایت میں اس کے مرفوع اور غیر مرفوع ہونے کی بھی نشاندہی فرما دیتے ہیں یعنی یہ فلاں سے تو مرفوع ہے اور فلاں سے غیر مرفوع ہے۔ جیسا کہ "حدثناعبدالاعلیٰ،وعبيدةبن حميد،عن داود،عن ابی عثمان،عن سعد۔رفعه عبيدة،ولم يرفعه عبد الاعلیٰ قال:تكون فتنة القاعدُفيهاخيرمن القائم۔۔۔الی آخره"[29]

یہ امام ابن ابی شیبہ کا خاص انداز ہے جو دیگر محدثین کے ہاں نظر نہیں آتا ہے۔

غریب المعنیٰ الفاظ کی تشریح کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتب میں غریب الفاظ کی شرح کا بھی اہتمام فرمایا ہے اور ان سے بہت سے اہل لغت نے غریب الفاظ کی شرح اور معنیٰ و مفہوم نقل کیا ہے۔آپ نے متن حدیث کے دوران غریب الفاظ کی شرح کا ایسا اسلوب اختیار فرمایا ہے کہ جس سے شرح کے متن میں خلط ملط ہونے کا اندیشہ بھی نہیں رہتا جیسا کہ قوله((عن ابی الدرداء ۔۔ نعم البيت الحمام ،يذهب الصنة ۔ يعنی الوسخ ۔ و يذكر النار))**[30]** اس کی مزید امثلہ بھی پیش کی جا سکتی ہیں، طوالت سے بچتے ہوئے اسی پر اکتفاء کیا جا رہا ہے۔

کتابتِ سند میں خاص اسلوب

سند کو بیان کرتے ہوئے امام ابن ابی شیبہ ایک خاص اسلوب اپناتے ہیں کہ جب آپ سند تحریر فرماتے ہیں تو سند میں الفاظِ تحدیث میں قال آجائے تو اس کے بعد یہ علامت :(یعنی دو نقطے) نقل کرتے ہیں۔ جیسے قال فلان : او

کما قال فلان: یا قال النبی ﷺ:قال سفیان ثوری: وغیرہ اور رواۃ کے اسماء کے درمیان فرق کو واضح کرنے کے لئے یہ علامت [،] استعمال کرتے ہیں۔اہل علم نے اسے خاص امام ابن ابی شیبہ کا تفرد قرار دیا ہے کیونکہ آپ سے پہلے اس طرح کا اسلوب کسی نے نہیں اختیار کیا۔امام ابن ابی شیبہ کی اس خاص اسلوب کی ایک مثال پیش خدمت ہے:

((حدثنا شبابة عن[ابن]ابی ذئب، عن الزهری ،عن عطاءبن یزیدعن ابی ایوب قال:قال رسول اللهﷺ:اذاذهب احدکم للغائط فلایستقبل القبلة ولا بولهاظهره شرقوا و غربوا)) (31)

سند کی بعض اغلاط کی تصحیح

اس معاملے میں بھی امام ابن ابی شیبہؒ منفرد ہیں۔انہوں نے دیگر محدثین کے برعکس یہ اسلوب اپنایا ہے کہ روایات میں موجود زائد یا کم الفاظ یا راویوں کے اسماء والقاب میں اگر ابہام ہو تو اس کو بھی رفع کر دیتے ہیں جیسا کہ ((حدثنا یزید قال اخبرنا [ابن] عون قال: ذکر الکذب عند محمد فی الحرب انه لا بأس به قال محمد : لا اعلم الکذب الا حراماً))(32) اس روایت میں اخبرنا عون تھا لیکن انہوں بریکٹ کے اندر اس کو واضح طور پر بیان کر دیا کہ اصل میں ابن عون ہے۔

آراء اور متون میں فرق کا واضح ہونا

امام ابن ابی شیبہؒ کی ذاتی رائے یا کوئی سوال کبھی بھی کسی حدیث یا اثر کے متن کے ساتھ خلط ملط نظر نہیں آتا اور نہ ہی کوئی قول ان کا متن حدیث کے ساتھ ملا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اس کے علاوہ سند و متن میں راویوں کے اختلاف پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔اس مثال میں ((انه سال ابا هریرة [عن سؤر المرأة یتطهر منه قال] ان کنا حول قصعتنا نغتسل منها کلانا)) (33) ہے کہ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ "عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں پوچھا گیا" انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک بڑے برتن کے گرد بیٹھ کر پانی لیتے تھے اور اسی میں سے غسل کرتے تھے۔اس مثال میں سوال کو بریکٹ [] کے اندر بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ اصل متن کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائے۔

ثقہ رواۃ سے روایت کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ ایک ثقہ محدث تھے اور ان کی روایات بھی ثقہ رواۃ سے ہیں۔انہوں نے موضوع اور من گھڑت روایات کو جمع کرنے سے احتراز کیا ہے۔امام ابن ابی شیبہؒ اس سلسلے میں بہت زیادہ محتاط تھے کہ حضور اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کریں۔اس بارے میں امام مسلمؒ نے ان سے دو روایات ذکر کی ہیں: ایک "جس

نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔" [34] اور دوسری حدیث امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں امام ابن ابی شیبہ کی سند سے حضرت علی کی روایت ذکر کی ہے "مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، بلاشبہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔"[35] اس بات میں کسی بھی قسم کا شک نہیں کہ امام ابن ابی شیبہ ثقات میں سے ہیں اور ثقات سے ہی روایات ذکر کرتے ہیں اور ہمیشہ حدیث کو مکمل سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ان کی روایات اور کتب کو کتب احادیث میں ایک منفرد اور خاص مقام حاصل ہے۔ ان کی اس خصوصیت کے بارے میں ڈاکٹر عبد العزیز العمری لکھتے ہیں "ان کی مرویات اور اسانید سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ثقات سے روایت نقل کرنے میں بہت زیادہ حریص تھے۔" [36]

مقطوع روایات جمع کرنے کا اہتمام کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ کی بہت سی ذکر کردہ احادیث کی اسناد مقطوع ہیں [37] جس کی وجہ سے آپ کو امام ابن حبانؒ نے مقطوع روایات کا سب سے بڑا حافظ قرار دیا ہے۔ [38] اس کا سبب یہ ہے کہ امام ابن ابی شیبہؒ سے زیادہ کسی اور محدث نے اتنی کثیر تعداد میں مقطوع روایات کو جمع نہیں کیا۔

شیوخ کے اقوال و آراء کو نقل کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ نے چار قسم کے اقوال ذکر کئے ہیں:

1. غریب الفاظ کی شرح میں۔
2. بعض روایات کی ترجیح کے دوران، لیکن ایسا بہت کم ہے۔
3. روایات اور ضبط کے درمیان تمیز کرتے وقت۔
4. بہت سے مسائل فقہیہ اور ترجیحات میں۔

امام ابن ابی شیبہؒ کا معلق روایات ذکر کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتب میں تمام روایات کو اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس کی سند امام ابن ابی شیبہؒ سے صاحب اثر تک جا پہنچتی ہے، لیکن چند ایک جگہوں پر انہوں نے معلق روایات بھی بیان کی ہیں جیسا کہ

- **کتاب" الرد علی ابی حنیفہ " میں تعلیقات:**

امام ابن ابی شیبہؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے ان اقوال کو معلق بیان کیا ہے جو کسی مسئلہ کے بارے میں احادیث و آثار کے بعد نقل کئے ہیں۔ان اقوال کے بارے میں آپ نقل کر دیتے ہیں کہ "اس بارے میں امام ابو حنیفہؒ کی یہ رائے ہے"۔

- **کتاب"التاریخ"میں تعلیقات**

انہوں نے اس کتاب میں بھی بعض جگہوں پر اقوال معلق ذکر کئے ہیں جو آپ کسی صحابی اور تابعی کی وفات یا ان کی عمر کے بارے میں ذکر کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اسماء اور کنیتوں کو بھی بغیر سند کے معلق بیان کیا ہے اور اسی طرح بعض مشہور تاریخی واقعات اور مناقب کو بھی بغیر سند کے بیان کیا ہے۔

- **کتاب "البعوث و السرایا"میں تعلیقات**

امام ابن ابی شیبہؒ نے اس کتاب میں اپنے شیخ ابو بکر بن عیاشؒ سے تین آثار معلق بیان کئے ہیں۔ (39)

اسرائیلیات کو بیان کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتب میں اسرائیلیات بھی ذکر کی ہیں۔اس بارے میں انہوں نے مختصر ایک باب باندھا ہے جس میں اسرائیلی روایات کو بیان کرنے کا جواز ملتا ہے۔اس لئے امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتب میں اسرائیلی روایات کو بھی جگہ دی ہے۔انہوں نے بہت سی کتب جیسے کتاب "الزهد، الجنة والنارو رحمة الله"، الفتن" اور کتاب "الاوائل "میں اسرائیلی روایات کو بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ کی کتاب "المصنف "کے منفرد پہلو

امام ابن ابی شیبہؒ کی کتاب المصنف کا ایک منفرد پہلو یہ ہے انہوں نے اپنی کتاب الزھد میں انبیاء کرام علیہم لسلام ، محمد ﷺ ، معروف صحابہ کرام، تابعین وغیرہ کے اقوال زریں محفوظ کیے جو ہمیں دیگر کتب احادیث میں نہیں ملتے، یہ اقوال بالخصوص دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تذکیر کے لیے وہ انمول جواہر ہیں جو انسان کو دنیا و آخرت میں فوز و فلاح سے ہمکنار کرنے کے لئے مفید ہیں۔

خلاصہ بحث و نتائج

درج بالا بحث سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہو جاتی ہے کہ امام ابن ابی شیبہؒ کے حدیث میں متعدد تفردات ہیں جن میں انہوں نے جمہور اور اپنے ہم عصر محدثین کے برعکس منفرد منہج و اسلوب اپنا کر فن حدیث میں مختلف طریقہ ہائے متعارف کرائے۔ان میں قابل ذکر تفرد آپ کی صحیح ترین سند کی توثیق اور روایات کو اسانید عالیہ کے ساتھ بیان

کرنا ہے۔آپ نے اپنی کتب حدیث میں جرح وتعدیل کا خاص اسلوب اپناتے ہوئے اس فن کی مخصوص اصطلاحات وضع کی ہیں۔آپ کے چند تفردا یسے ہیں جنہیں کتب احادیث میں منفرد مقام حاصل ہے اور وہ یہ ہیں کہ منفرد انداز تالیف اپناتے ہوئے " امام ابو حنیفہؒ کے رد" میں مستقل کتاب ذکر کرنا، جس نے کتب احادیث میں ایک نئی جہت کو متعارف کرایا ۔دوسرا یہ کہ اپنی کتاب "المسند "کو دیگر محدثین کی مسانید کے برعکس ترتیب دینا۔تیسرا یہ کہ "ادب ومحاسن اخلاق"پر مشتمل ایک مجموعہ حدیث تالیف کرنا جو اپنے فن میں سب سے پہلی کتاب ہونے کا درجہ رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے دیگر بھی بہت سے تفرد ہیں جنہیں فن حدیث میں بہت اہمیت حاصل ہے اور جو امام ابن ابی شیبہؒ کی فن حدیث میں گرانقدر خدمات کے آئینہ دار ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ النساء:۴۳

Sūrah Al.Nisāh:43

2 ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، حمد بن عبد اللہ الجمعہ و محمد ابراہیم اللحیدان، مکتبۃ الرشد، ناشرون، ریاض، سن اشاعت: ۲۰۰۴ء،، باب الجنب یمر فی المسجد قبل ان یغتسل، ج۱، ص۱۶۶، رقم الحدیث:۱۵۵۰۔۱۵۵۸۔

Ibn Abī Shayba, *Muṣannaf Ibn Abī Shayba*, Ḥamad bin Abdullāh al-Jumʿa and Muḥammad Ibrāhīm al-Laḥīdān, (Riyāḏḥ: *Maktabāt al-Rushd*, 2004, *Bāb fīl-jānb yam'r fī.ālmāsjid qbal Ŭn yagtsīl*,Vol:1,page:166, Ḥadīth # 1558.

3 سورۃ الاسراء:۷۸

Sūrah Al.Āsrā:78

4 مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوۃ، ج۲، ص۲۳۵۔

*Muṣannaf Ibn Abī Shayba, Kitāb al-ṣalāt,*vol:2,page:235.

5 سورۃ النساء:۳۵

Sūrah Al.Nisāh:43

6 ایضاً، کتاب الطلاق، ما قالوا فی الحکمین، من قال: ماصنعا من شئ فھو جائز، ج۴، ص۱۶۷، رقم الحدیث:۱۹۰۰۹۔

Ibid, *Kitāb al-Ṭalāq,Mā Qālū:fi'l ḥīkāmīn, man qa'l:ma sā'nā mīn sāī' fā'ḥowā Jā'iz,* vol:4,page:167, *Ḥadīth* # 19009.

7 محمود طحان، ڈاکٹر، تیسیر مصطلح الحدیث، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، سن اشاعت:۲۰۱۷ء، ص۴۶۔

Dr.MeḥmoodṬaʿḥān,*Tīās'irMūsṭalīhal.ḥadīth*,(*Lāhore,Maktabā,Reḥmaniā*,2017), page:46.

8 قاسمی محمد جمال الدین، قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث، موسسہ الرسالہ ناشرون، سن اشاعت:۲۰۰۴ء، ص۱۲۸۔

Qāsimi, Muhammad jamāl ul dīn, *Qāwãid Al-Tḥadith min Fa'non Mūsṭalīh al-ḥadīth*, (Beirut, Muʾassasat al-Risāla, 2004), page: 128.

9 مصنف ابن ابی شیبہ ،ج۱، ص۶۵۔

Muṣannaf Ibn Abī Shayba, vol:1, page: 65.

10 ایضاً، کتاب الطہارۃ، باب فی تخلیل اللحیۃ فی الوضوء، ج۱، ص۲۴۔ رقم الحدیث: ۹۹

Ibid*, Kitāb al-ṭāra't, bāb fī tkhlīl al-līḥyā fī-alwāḏ'*,vol:1,page:24,

11 ایضاً، کتاب الرد علی ابی حنیفۃ، ج۱۳، ص۸۰۔

Ibid, *Kitāb-al-r'ād ʽlā abī Ḥanīfa*, vol: 13, page: 80.

12 ایضاً، کتاب الرد علی ابی حنیفۃ، ج۱۳، ص۸۱، رقم الحدیث: ۳۷۰۴۹۔

Ibid, *Kitāb al-r'ād ʽlā abī Ḥanīfa*, vol: 13, page: 81, Ḥadīth # 37049.

13 ایضاً، ج۱۳، ص ۸۱۔

Ibid, Vol: 13, page: 81.

14 ابن ابی شیبہ، کتاب الادب لابن ابی شیبۃ، تحقیق وتقدیم: د۔ محمد رضا القھوجی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۸۵ء، ص۹۸،۹۷۔

Ibn Abī Shayba,*Kitāb al-a'dāb l' Ibn Abī Shayba*,taḥqīq and Taqdīm: Dr. muḥammad Rāḏa Al.Qhwjī,(Lāhore,Punjab University,1985),page:97,98.

15 ابن کثیر، اختصار علوم الحدیث، دار الکتب العلمیہ، بیروت، سن اشاعت: ۱۴۳۲ھ، ص۱۰۶۔

Ibn Kṭḥīr, *Īkhṣār ʽlūm al-ḥdīth*,(Beirut: Dār al-khūtbal.ʽlmīā,1432),page:106.

16 حنان بنت علی بن عبداللہ الشہری، الکلیۃ الفقہیہ فی الآثار الصحابۃ، جامعہ ام القریٰ، وزارۃ التعلیم، المملکۃ العربیہ السعودیہ، ص۱۴۲۔

Ḥnīn bint ʽAlī bin Abdullāh al-ṣḥrī, *Al.klĺya al-fihqīā fī l-āṭḥar ʽṣḥbā*,(Mecca: Jāmiʿ Umm al-Qurā, Wizārat al-Mmlikā al.ʽarbīā), page:142.

17 مصنف ابن ابی شیبہ ،ج۱، ص۱۸۵۔

Muṣannaf Ibn Abī Shayba, vol: 1. page: 158.

18 ایضاً، ج۲، ص۴۹۔

Ibid, Vol:2,page:49.

19 ایضاً، کتاب لطلاق، باب فی طلاق المبرسم والذی یھذی، ج۵، ص۳۶۔

Ibid*, Kitāb al-Ṭalāq, bāb fī ṭalāq al-mbrsim wlḏḥī yhḏī*,Vol:5,page:36.

20 ایضاً، کتاب الصلوۃ، باب کم یصلی فی رمضان رکعۃ؟، ج۲، ص۳۹۳۔

Ibid,*Kitāb al-ṣalāt,bāb kam iyṣlīfī.rmḏān rkʽat*,vol:2,page:393.

21 ایضاً، ج۱۳، ص۷۵۔

Ibid:vol:13,page,75.

22 ایضاً، ج۴، ص۴۱۶۔

Ibid:vol:4,page:416.

23 ایضاً، ج۱۲، ص۵۳۵۔

Ibid:vol:12,page:535.

24 ایضاً، ج۱، ص۳۱۰۔

Ibid,Vol:1,Page:310.

25 ایضاً، ج۳، ص۱۳۸۔

Ibid:Vol:3,page:138.

26 مصنف ابن ابی شیبہ، ج۷، ص۱۶۸۔

Muṣannaf Ibn Abī Shayba,Vol:7,page:168.

27 ایضاً، ج۱، ص۲۵۲۔

Ibid:Vol:1,page:252.

28 ایضاً، ج۳، ص۲۰۹۔

Ibid:Vol:3,page:209.

29 ایضاً، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی الفتنۃ و تعوذ عنھا، ج۱۵، ص۷۔

Ibid,*Kitāb al-fitn,bāb man karih al-kḥroj fī,al-fitnā w t'awḏḥ'anhā*,Vol:15,page:7.

30 ایضاً، ج۱، ص۱۰۹۔

Ibid,Vol:1,page:109.

31 ایضاً، ج۱، ص۲۷۲۔

Ibd,Vol:1,page:272.

32 ایضاً، ج۲، ص۲۳۶(رقم الحدیث: ۲۵۶۰۷)

Ibid,Vol:2,page:236, Ḥadīth # 25607.

33 مصنف ابن ابی شیبہ، ج۱، ص۴۰، رقم الحدیث ۳۷۷۔

Muṣannaf Ibn Abī Shayba,Vol:1,page:40,Ḥadīth # 377.

34 مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح المسلم، دار المعرفۃ، بیروت، سن اشاعت ۲۰۰۳ء، ج۱، ص۸۔

Muslim ibn Al-ḤaJJāJ,*Al Jāmi' al-Ṣaḥīḥ Al-Muslim*(Beurit:Dāral M'arifah,2003), Vol:1,Page:8.

35 ایضاً

Ibid.

36 ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، تحقیق: د۔ عبدالعزیز عمری، مقدمہ، دار اشبیلیا للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۹۹۹ء، ص۱۹۔

Ibn Abī Shayba, *Kitāb.al-māĝzī*, Research:Dr,Abdul'azīz 'umrī,(Rīyaḏḥ,Dār Ishbīlīyā ll nshar w.tozī'a,1999)Page:19.

37 مقطوع کی تعریف "المقاطیع ھی الموقوفات علی التابعین"(ابن صلاح، مقدمہ ابن صلاح، دار الفکر، دمشق، ۱۹۸۴ء، ص۴۷۔

Ibn ṣalāh,*Mūqdmā Ibn ṣalāh,*Dār Al-Fikar,1984,page:47

38 ابن حجر عسقلانی، تھذیب التہذیب، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۹۹۴ء، ج۶، ص۶۔

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī,*Tahḏī al-tahḏīb,* (Beurit: Dār al M'arifah, 1994), Vol:6,page:6.

39 مصنف ابن ابی شیبہ، ج۲، ص۵۷۱۔

Muṣannaf Ibn Abī Shayba,Vol:2, page: 571.